باب **10**

گول میز کانفرنس......قانون حکومت ہند 1935ء

سوال: گول میز کانفرنس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ واضح کیجیے؟ (2000ء)

جواب: **پہلی گول میز کانفرنس(First Round Table Conference):**

پہلی گول میز کانفرنس لندن میں 12 نومبر 1930ء کو شروع ہوئی اور 19 جنوری 1931ء تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں ہندوستان سے سولہ ریاستوں کے نمائندوں اور 57 سیاسی قائدین نے شرکت کی۔ کانگرس نے اس کانفرنس کا بائیکاٹ کیا کیونکہ حکومت نے نہرو رپورٹ کو نئے دستور کی بنیاد بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلمان رہنماؤں میں قائداعظم، سر آغا خان، سر محمد شفیع، مولانا محمد علی جوہر، مولوی فضل الحق اور سر شاہ نواز ممتاز تھے۔ دیگر قائدین میں تیج بہادر سپرو، چمن لعل اور شاستری شامل تھے۔

پہلی گول میز کانفرنس کے دوران کام کو انجام دینے کے لیے آٹھ سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ان کا تعلق وفاقی ڈھانچے، صوبائی دستور، الیکشن کے معیار، سندھ، صوبہ سرحد، دفاع اور اقلیتوں کے امور سے تھا۔ محمد علی جناح اور سر محمد شفیع کو وفاقی امور کی کمیٹی اور مولانا محمد علی جوہر کو اقلیتی امور کی کمیٹی کا رکن بنایا گیا۔ اقلیتی امور کی کمیٹی کا کام نامکمل رہا۔ مسلم وفد نے اعلان کیا کہ تحفظات کے بغیر کوئی بھی آئین اقلیتوں کو نامنظور ہوگا۔

پہلی کانفرنس دو ماہ تک جاری رہی۔ تمام جماعتوں نے آل انڈیا فیڈریشن کا مطالبہ کیا۔ محمد علی جناح اور سر محمد شفیع نے ملک کے لیے ڈومنین درجے کے مطالبے میں سپرو کی حمایت کی۔ اس کانفرنس کی ایک خاص بات مولانا محمد علی جوہر کی جذباتی تقریر تھی جس میں انہوں نے فرمایا

> ''میں نوآبادیات کے درجے کا قائل نہیں ہوں۔ میں مکمل آزادی کو اپنا مسلک قرار دے چکا ہوں۔ میں اس وقت تک اپنے ملک واپس نہیں جاؤں گا جب تک یہ غلام ہے اور جب تک میرے ہاتھ میں آزادی کا پروانہ نہیں ہوگا۔ اگر تم نے ہندوستان میں ہمیں آزادی نہ دی تو تمہیں مجھ کو یہاں قبر فراہم کرنا پڑے گی۔'' مولانا کا یہ کہنا سچ ثابت ہوا کیوں کہ انہوں نے 3 جنوری کو لندن میں وفات پائی اور وصیت کے مطابق بیت المقدس میں دفن کیے گئے۔

پہلی گول میز کانفرنس کا اختتام 19 جنوری 1931ء کو وزیراعظم ریمزے میکڈانلڈ کے اس بیان سے ہوا کہ حکومت برطانیہ نے صوبوں میں ذمہ دار حکومت کے قیام اور وفاقی مرکز کے مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے۔

گاندھی اِروِن معاہدہ(Gandhi Irwin Pact):

کانگرس نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت نہیں کی تھی۔ حکومت نے فروری 1931ء میں گاندھی کو رہا کر دیا۔ بعد ازاں وائسرائے ہند لارڈ اِروِن نے گاندھی کے ساتھ مذاکرات کیے جس کے نتیجے میں مارچ 1931ء میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کے نکات درج ذیل تھے:

(i) کانگرس حکومت کے خلاف تحریک سول نافرمانی ختم کر دے گی۔
(ii) کانگرس دوسری گول میز کانفرنس میں شریک ہوگی۔
(iii) حکومت کانگرس مخالف قوانین ختم کر دے گی۔
(iv) حکومت کچھ انجمنوں کو غیر قانونی قرار دینے والے قوانین ختم کر دے گی۔
(v) حکومت گرفتار شدہ افراد کو رہا کر دے گی۔

دوسری گول میز کانفرنس(Second Round Table Conference):

دوسری گول میز کانفرنس لندن میں 7 ستمبر 1931ء کو شروع ہوئی اور یکم دسمبر 1931ء تک جاری رہی۔ حکومت سے معاہدہ ہو جانے کے بعد گاندھی نے بھی کانفرنس میں کانگرس کی نمائندگی کی۔ تاہم مہاتما نے یہ مضحکہ خیز موقف اختیار کیا کہ ''کانگرس ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت اور میں اس کا نمائندہ ہوں۔''

کانفرنس میں جو مسلم رہنما شریک ہوئے ان میں محمد علی جناح' علامہ اقبال' مولانا شوکت علی اور سر علی امام شامل تھے۔ گاندھی نے کانفرنس میں غیر ذمہ داری اور عدم تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اس نے اچھوتوں کو جداگانہ حق دینے کی مخالفت کی اور مرن بھرت رکھنے کی دھمکی دی۔ اس نے کہا

> ''ہم اچھوتوں کو ہرگز علیحدہ نہیں کرنا چاہتے۔ سکھ علیحدہ رہ سکتے ہیں' اسی طرح مسلمان بھی اور عیسائی بھی۔ جو لوگ اچھوتوں کے سیاسی حقوق کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں' وہ ہندوستان اور اس کے معاشرے سے واقف نہیں۔ میں پوری قوت کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اگر مجھے تن تنہا بھی اس کے خلاف مزاحمت کرنا پڑی تو کروں گا۔''

تاہم دیگر رہنماؤں نے گاندھی کے رویے پر نکتہ چینی کی اور سر آغا خان کی قیادت میں مسلم' عیسائی' اچھوت اور اینگلو انڈین نمائندوں نے اقلیتی معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ قائداعظم نے کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا

> ''میں اپنے اس موقف پر قائم ہوں کہ جب تک تم مسلمانوں کو تحفظ فراہم نہیں کرتے جو ان کو آئندہ آئین کے بارے میں اعتماد کا احساس دے اور جب تک تم ان کا تعاون حاصل نہ کرلو گے تو ہندوستان کا تیار کردہ آئین 24 گھنٹوں تک کام نہیں کر سکے گا۔''

دوسری کانفرنس کے آخری دن برطانوی وزیراعظم نے تمام رہنماؤں سے درخواست کی کہ وہ فرقہ واریت کے معاملے پر سمجھوتہ کر لیں ورنہ حکومت اپنی آئینی تجاویز پیش کرے گی۔

کمیونل ایوارڈ(Communal Award):

جب دوسری کانفرنس میں کانگرس اور دیگر جماعتیں اقلیتوں کی نمائندگی کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہ کر سکیں تو حکومت برطانیہ نے 14 اگست 1932ء کو کمیونل ایوارڈ کا اعلان کیا۔

تیسری گول میز کانفرنس(Third Round Table Conference):

کمیونل ایوارڈ کے اعلان کے بعد برصغیر کی سیاسی صورت حال نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ کانگرس اور مسلم لیگ نے اس ایوارڈ کو مسترد کر دیا گاندھی نے شاطرانہ چال چلتے ہوئے مرن بھرت رکھ کر اچھوت رہنما ڈاکٹر امبیدکر کو جداگانہ انتخاب کے حق سے دستبردار ہونے پر رضامند کر لیا۔

حکومت برطانیہ نے اس فضا میں 17 نومبر سے 24 دسمبر 1932ء تک لندن میں تیسری گول میز کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانگرس نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ گاندھی کو تحریک سول نافرمانی شروع کرنے پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ تیسری کانفرنس میں پہلے سے زیر بحث معاملات کو دوبارہ زیر بحث لایا گیا۔ اس دور میں درج ذیل تین کمیٹیوں نے اپنی سفارشات مرتب کیں:

(i) وفاقی فنانس کمیٹی (زیر صدارت لارڈ یوپری)
(ii) حق رائے دہی کمیٹی (زیر صدارت لارڈ لوتھیاں)
(iii) سٹیٹس انکوائری کمیٹی (زیر صدارت جے ڈیوڈسن)

تیسری گول میز کانفرنس 24 دسمبر 1932ء کو ختم ہوئی۔ آئینی امور کے سلسلے میں حکومت برطانیہ کو ہندوستان کے رہنماؤں کے موقف سے واقفیت ہوئی۔

قرطاس ابیض(White Paper):

تین گول میز کانفرنسوں کی سفارشات اور کمیونل ایوارڈ کو سامنے رکھتے ہوئے برطانوی حکومت نے مارچ 1933ء میں ایک قرطاس

ایبض جاری کیا۔ اس کو مزید غور و خوض کے لیے 52 رکنی منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ لارڈ لنلتھگو اس کمیٹی کا سربراہ تھا۔ کمیٹی کے ارکان نے اپریل سے دسمبر 1933ء تک ہندوستانی رہنماؤں سے مشورہ کر کے ایک رپورٹ تیار کی جو کہ بعدازاں منظوری کے بعد قانون حکومت ہند 1935ء کا درجہ اختیار کر گئی۔

سوال: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کی نمایاں خصوصیات بیان کیجئے۔ **(2000ء)**

جواب: **گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء**

مشترکہ منتخب کمیٹی نے 18 ماہ کی کاوشوں کے بعد اپنی ایک جامع رپورٹ مرتب کی جس کو بل کی شکل میں برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا۔ اس بل کی دارالعوام نے فروری 1935ء میں اور دارالامراء نے جولائی 1935ء میں منظوری دی۔ بعدازاں اگست 1935ء میں شاہی منظوری حاصل ہو جانے کے بعد اس بل کو 1935ء کے قانون ہند کا درجہ مل گیا۔ یہ قانون 1947ء میں تقسیم ہند تک برصغیر میں نافذ رہا:

(1) گورنر جنرل (Governor General):

ہندوستان کی انتظامیہ کا سربراہ اعلیٰ گورنر جنرل کہلاتا تھا۔ وہ بہت زیادہ اختیارات کا مالک تھا۔ یہ اختیارات درج ذیل تھے:

(ا) انتظامی اختیارات:

(i) گورنر جنرل آرڈی نینس جاری کر سکتا تھا۔
(ii) تاج برطانیہ صوبائی گورنروں کی تقرری میں اس سے مشورہ کرتا تھا۔
(iii) وہ آئین کو معطل کر سکتا تھا۔

(ب) قانون سازی کے اختیارات:

(i) ایوان میں کوئی بل پیش کرنے سے پہلے گورنر جنرل کی رضامندی لازمی تھی۔
(ii) وہ ایوان میں کسی بل پر بحث کو رکوا سکتا تھا۔

(ج) مالیاتی اختیارات:

(i) گورنر جنرل کو بجٹ کے 80 فیصد حصہ پر اختیار تھا۔
(ii) وہ اسمبلی کی منظور کردہ کٹوتیوں کو بحال کر سکتا تھا۔

عدالتی اختیارات:

(i) گورنر جنرل کو ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری کا اختیار تھا۔
(iii) وہ سزائے موت پر عملدرآمد روکنے یا اس کو معاف کرنے کا اختیار رکھتا تھا۔

(2) انتظامی کونسل (Executive Council):

ایک سات رکنی کونسل گورنر جنرل کی معاونت کرتی تھی جو مختلف محکموں کے سربراہ ہوتے تھے۔ آجکل ان کو کابینہ یا وزیر کہتے ہیں۔

(3) شعبہ جات کی فہرست (Lists of Subjects):

قانون حکومت ہند 1935ء کے تحت شعبہ جات کی تین فہرستیں تھیں:

(i) وفاقی فہرست: امور خارجہ، دفاع، مواصلات، کرنسی، پوسٹل سروس۔
(ii) صوبائی فہرست: تعلیم، انصاف، جنگلات، سڑکیں، فشریز، پولیس، جیل خانہ جات، لوکل گورنمنٹ، ہسپتال۔
(iii) مشترکہ فہرست: فوجداری قانون، رجسٹریشن، فیکٹریاں، طلاق، سول میرج، اخبارات۔

(4) وفاقی مقننہ (Federal Legislature):

وفاقی پارلیمنٹ دو ایوانوں یعنی کونسل آف سٹیٹ اور فیڈرل اسمبلی پر مشتمل تھی۔

(ا) کونسل آف سٹیٹ(Council of State):

وفاقی مقننہ کا ایوان بالا کونسل آف سٹیٹ کہلاتا تھا۔ یہ ایوان 260 ارکان پر مشتمل تھا جن میں سے 156 برطانوی ہند سے اور 104 ریاستوں سے لیے جاتے تھے۔

(ب) فیڈرل اسمبلی(Federal Assembly):

وفاقی مقننہ کا ایوان زیریں فیڈرل اسمبلی کہلاتا تھا۔ یہ 375 ارکان پر مشتمل تھا۔ ان میں سے 250 برطانوی ہند اور 125 ریاستوں سے لئے جاتے تھے۔

(5) فیڈرل کورٹ(Federal Court):

قانون ہند 1935ء کے تحت مرکز میں ایک فیڈرل کورٹ قائم کی گئی جس کے دائرہ کار میں تمام صوبے اور ریاستیں تھیں جو آئین کی تشریح کرتی تھی۔

سوال: قانون حکومت ہند 1935ء کا تنقیدی جائزہ لیں۔ (فیصل آباد بورڈ 2015ء)

جواب: قانون حکومت ہند 1935ء کا تنقیدی جائزہ

کانگرس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں نے 1935ء کے ایکٹ پر منفی ردعمل کا اظہار کیا۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے اس ایکٹ کو غلامی کا ایک نیا باب قرار دیا۔ قائداعظم نے اس کو فرسودہ اور ناقابل قبول قرار دیا۔ راج گوپال اچاریہ نے اس کو 1919ء کے ایکٹ کی دوعملی سے بدتر ایکٹ کا نام دیا۔ 1935ء کے ایکٹ پر کئے گئے اعتراضات درج ذیل تھے:

(i) ایکٹ میں گورنر جنرل کو لامحدود اختیارات کا مالک بنا دیا گیا تھا۔ اسمبلی اور کابینہ کے ارکان اس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی تھے۔

(iii) مرکزی اور صوبائی بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ مرکزی بجٹ کے 80 فیصد حصے پر اور صوبائی بجٹ کے 40 فیصد حصے پر بحث نہیں کی جاسکتی تھی۔

(iii) ایکٹ میں ذمہ دار حکومت کا ایک نامکمل تصور دیا گیا تھا۔

(iv) ایکٹ میں بیوروکریسی کو تحفظ دیا گیا تھا۔

1935ء کے قانون پر رہنماؤں کا ردعمل:

1935ء کے قانون ہند پر مختلف سیاسی رہنماؤں نے درج ذیل ردعمل کا اظہار کیا:

مولوی فضل الحق:

شیر بنگال مولوی فضل الحق نے کہا کہ ''نہ ہندو راج ہوگا نہ مسلم راج ہوگا بلکہ برطانوی راج ہوگا۔''

پنڈت جواہر لعل نہرو:

''یہ ایک ایسی مشین ہے، جس کا کوئی انجن نہ ہو لیکن بریکیں بہت مضبوط ہوں۔''

قائداعظم:

محمد علی جناح نے ایکٹ کو فرسودہ اور ناقابل قبول قرار دیا۔

راج گوپال اچاریہ:

راج گوپال اچاریہ نے ایکٹ کو 1919ء کے دوعملی کے نظام سے بدتر قرار دیا۔

صوبہ سندھ کی ممبئی سے علیحدگی:

سندھ کا علاقہ جغرافیائی اعتبار سے ممبئی سے الگ تھلگ ہے مگر حیرت انگیز طور پر اس کو انتظامی لحاظ سے ممبئی کے صوبے کا حصہ رکھا گیا۔ سندھ کے علاقوں میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل تھی لیکن ممبئی کا حصہ ہونے کی وجہ سے یہ اکثریت اقلیت میں تبدیل ہوگئی تھی۔ لہٰذا مسلمان قائدین

ہمیشہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کرتے رہے۔ قائداعظم نے اپنے چودہ نکات میں بھی اس مطالبے کو دہرایا۔ حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کے اس مطالبے کو تسلیم کرلیا اور 1935ء میں سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے ایک صوبے کا درجہ دیدیا گیا۔ اس طرح مسلمانوں کا ایک دیرینہ جائز مطالبہ تسلیم کرلیا گیا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا۔

حصہ معروضی

☐ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

1- **1929ء میں برطانیہ میں لیبر پارٹی نے انتخابات جیت لیے۔ کس سیاستدان کو برطانوی وزیراعظم منتخب کیا گیا؟**
(الف) ریمزے میکڈانلڈ ✓ (ب) تھامس گرے (ج) میکملن (د) مارگریٹ تھیچر

2- **گاندھی جی نے نمک کی ستیہ گرہی کی تحریک کس سن میں شروع کی؟**
(الف) 1930ء ✓ (ب) 1931ء (ج) 1932ء (د) 1933ء

3- **پہلی گول میز کانفرنس کے انعقاد سے قبل برطانوی وزیراعظم نے وفاقی طرز حکومت میں صوبوں کو زیادہ خودمختاری دینے کا اعلان کیا۔ یہ اعلان کس تاریخ کو کیا گیا؟**
(الف) 2 جنوری 1930ء (ب) 9 جنوری 1930ء (ج) 19 جنوری 1930ء ✓ (د) 29 جنوری 1930ء

4- **گاندھی نے لندن میں منعقدہ پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کی۔ اس کے بعد گاندھی ارون معاہدہ نے گاندھی کے لیے دوسری کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کردی۔ یہ معاہدہ کب کیا گیا؟**
(الف) جنوری 1930ء (ب) مارچ 1931ء ✓ (ج) مئی 1930ء (د) اگست 1930ء

5- **پہلی گول میز کانفرنس لندن کا انعقاد کب کیا گیا؟**
(الف) نومبر 1930ء تا جنوری 1931ء ✓ (ب) فروری 1931ء (ج) مارچ 1931ء (د) اپریل 1931ء

6- **حکومت برطانیہ نے پہلی گول میز کانفرنس میں برصغیر کے کتنے رہنماؤں کو لندن آنے کی دعوت دی؟**
(الف) 37 (ب) 47 (ج) 57 ✓ (د) 67

7- **پہلی گول میز کانفرنس میں کتنی ریاستوں کے نمائندے شامل ہوئے؟**
(الف) آٹھ (ب) دس (ج) بارہ (د) سولہ ✓

8- **کس نامور ہندو رہنما نے پہلی گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ کیا؟**
(الف) جواہر لعل نہرو (ب) مہاتما گاندھی ✓ (ج) شاستری (د) چمن لعل

9- **پہلی گول میز کانفرنس میں مختلف شعبوں پر تجاویز مرتب کرنے کے لیے کتنی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں؟**
(الف) آٹھ ✓ (ب) دس (ج) بارہ (د) سولہ

10- **پہلی گول میز کانفرنس میں محمد علی جناح کو کس کمیٹی میں شامل کیا گیا؟**
(الف) اقلیتی امور کی کمیٹی (ب) آئینی امور کی کمیٹی (ج) وفاقی امور کی کمیٹی ✓ (د) سیاسی امور کی کمیٹی

11- مولانا محمد علی جوہر نے لندن میں وفات پائی' ان کو کہاں دفن کیا گیا؟

(الف) لندن (ب) بیت المقدس ✓ (ج) انقرہ (د) قاہرہ

-12 لندن میں دوسری گول میز کانفرنس کا انعقاد کب کیا گیا؟

(الف) مارچ تا اپریل 1931ء (ب) جولائی تا اگست 1931ء (ج) ستمبر تا دسمبر 1931ء ✓ (د) جنوری 1932ء

-13 دوسری گول میز کانفرنس منعقدہ لندن 1931ء میں کس ہندو رہنما نے کہا تھا کہ "کانگرس ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور میں اس جماعت کا واحد نمائندہ ہوں"؟

(الف) موتی لعل نہرو (ب) راجندر پرشاد (ج) راج گوپال اچاریہ (د) مہاتما گاندھی ✓

-14 "میں اپنے اس موقف پر قائم ہوں کہ جب تک تم مسلمانوں کو ایسے تحفظات فراہم نہیں کرتے جو ان کو آئندہ آئین کے بارے میں اعتماد کا احساس دیں اور جب تک تم ان کا تعاون حاصل نہ کرلو گے تو تیار کردہ آئین 24 گھنٹوں تک کام نہیں کر سکے گا" دوسری گول میز کانفرنس میں یہ بیان کس مسلم رہنما نے دیا؟

(الف) مولانا شوکت علی (ب) محمد علی جناح ✓ (ج) علامہ اقبال (د) سر علی امام

-15 حکومت برطانیہ نے کمیونل ایوارڈ کا اعلان کب کیا؟

(الف) 14 اگست 1932ء ✓ (ب) 14 اگست 1933ء (ج) 14 اگست 1934ء (د) 14 اگست 1935ء

-16 کمیونل ایوارڈ میں صوبہ پنجاب کو کتنی نشستیں دی گئیں؟

(الف) 125 (ب) 150 (ج) 175 ✓ (د) 200

-17 کمیونل ایوارڈ میں بنگال کو 250 نشستیں دی گئیں۔ بتایئے کہ صوبہ یوپی کو کتنی نشستیں ملیں؟

(الف) 198 (ب) 208 (ج) 218 (د) 228 ✓

-18 کمیونل ایوارڈ میں صوبہ مدراس کو کتنی نشستیں دی گئیں؟

(الف) 215 ✓ (ب) 225 (ج) 235 (د) 245

-19 کمیونل ایوارڈ میں صوبہ سندھ کو 60 نشستیں دی گئیں۔ بتایئے کہ صوبہ سرحد کو کتنی نشستیں ملیں؟

(الف) 35 (ب) 40 (ج) 45 (د) 50 ✓

-20 گاندھی نے اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دینے پر مرن بھرت رکھا۔ اس کا آغاز کب ہوا؟

(الف) 20 اگست 1932ء (ب) 20 ستمبر 1932ء ✓ (ج) 20 اکتوبر 1932ء (د) 20 نومبر 1932ء

-21 ہندوستان میں اچھوتوں کا رہنما کون تھا؟

(الف) ڈاکٹر امبیدکر ✓ (ب) وی ڈی مہاجن (ج) دادا بھائی نوروجی (د) شنکرداس

-22 تیسری لندن گول میز کانفرنس کا انعقاد کب کیا گیا؟

(الف) 17 ستمبر تا 24 اکتوبر 1932ء (ب) 17 اکتوبر تا 17 نومبر 1932ء (ج) 17 نومبر تا 24 دسمبر 1932ء ✓ (د) 17 دسمبر تا 27 دسمبر 1932ء

-23 قرطاس ابیض کب جاری کیا گیا؟

(الف) مارچ 1933ء ✓ (ب) اپریل 1933ء (ج) مئی 1933ء (د) جون 1933ء

-24 قرطاس ابیض کو برطانوی پارلیمنٹ کے 52 ارکان پر مشتمل ایک منتخب کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ کمیٹی کا سربراہ لارڈ لنلتھگو کو بنایا گیا۔ کمیٹی کے 52 ارکان میں سے کتنے اراکین کا تعلق ہندوستان سے تھا؟

(الف) 15 (ب) 20 ✓ (ج) 25 (د) 30

www.downloadclassnotes.com

-25 گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کو قانون کا درجہ کب حاصل ہوا؟
(الف) جون 1935ء (ب) جولائی 1935ء **(ج) اگست 1935ء** ✓ (د) ستمبر 1935ء

-26 بتایئے 1935ء کے قانون کے تحت گورنر جنرل کو بجٹ کے کتنے حصے پر اختیار حاصل تھا؟
(الف) 50 فیصد (ب) 60 فیصد (ج) 70 فیصد **(د) 80 فیصد** ✓

-27 1935ء کے ایکٹ کے تحت ہائی کورٹ کے ججوں کی تقرری کون کرتا تھا؟
(الف) تاج برطانیہ **(ب) گورنر جنرل** ✓ (ج) صوبائی گورنر (د) چیف جسٹس

-28 1935ء کے ایکٹ کے مطابق شعبہ جات کو کتنی فہرستوں میں تقسیم کیا گیا؟
(الف) دو **(ب) تین** ✓ (ج) چار (د) پانچ

-29 1935ء کے ایکٹ کے تحت کونسل آف سٹیٹ کتنے ارکان پر مشتمل تھی؟
(الف) 230 (ب) 240 (ج) 250 **(د) 260** ✓

-30 1935ء کے قانون ہند کے مطابق فیڈرل اسمبلی کتنے ارکان پر مشتمل تھی؟
(الف) 300 (ب) 350 **(ج) 375** ✓ (د) 400

-31 گورنر جنرل کتنے سالوں کے لیے ہائی کمشنر برائے ہند کا تقرر کرتا تھا؟
(الف) تین سال (ب) چار سال **(ج) پانچ سال** ✓ (د) چھ سال

☐ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال 1: حکومت برطانیہ نے گول میز کانفرنسوں کا انعقاد کس شہر سے کیا؟
جواب: گول میز کانفرنسوں کا انعقاد لندن میں کیا گیا۔

سوال 2: پہلی گول میز کانفرنس کب شروع ہوئی؟
جواب: پہلی گول میز کانفرنس نومبر 1930ء میں شروع ہوئی۔

سوال 3: پہلی گول میز کانفرنس میں گاندھی نے شرکت کیوں نہ کی؟
جواب: گاندھی نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کی کیونکہ اس کا مطالبہ تھا کہ حکومت برطانیہ نہرو رپورٹ کی سفارشات کو سامنے رکھ کر ملک کا آئین بنائے۔

سوال 4: دوسری گول میز کانفرنس کب سے کب تک جاری رہی؟
جواب: دوسری گول میز کانفرنس ستمبر 1931ء سے دسمبر 1931ء تک جاری رہی۔

سوال 5: کمیونل ایوارڈ کیا تھا؟
جواب: جب دوسری گول میز کانفرنس میں ہندوستان کے سیاسی رہنما کسی متفقہ سمجھوتے پر نہ پہنچ سکے تو حکومت برطانیہ نے اگست 1932ء میں کمیونل ایوارڈ کا اعلان کیا۔ اس کے تحت صوبوں میں نشستوں کا تعین کیا گیا۔

سوال 6: پونا پیکٹ کیا تھا؟
جواب: پونا پیکٹ میں اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبید کر اچھوتوں کے لیے جداگانہ انتخاب کے حق سے دستبردار ہو گیا۔

سوال 7: تیسری گول میز کانفرنس کب منعقد کی گئی؟
جواب: 17 نومبر تا 24 دسمبر 1932ء۔

سوال 8: قرطاس ابیض سے کیا مراد ہے؟
جواب: قرطاس ابیض وہ دستاویز تھی جو حکومت برطانیہ نے مارچ 1932ء میں جاری کی۔ یہ کمیونل ایوارڈ کی سفارشات پر مشتمل تھی۔

سوال 9: گاندھی ارون معاہدہ کب کیا گیا؟
جواب: مارچ 1931ء۔

سوال10: گاندھی ارون معاہدے کی تین دفعات لکھئے۔

جواب: (i) کانگرس تحریک سول نافرمانی ختم کردے گی۔

(ii) کانگرس گول میز کانفرنس میں شرکت کرے گی۔

(iii) حکومت کانگرس مخالف قوانین ختم کردے گی۔

سوال11: کمیونل ایوارڈ کے تحت پنجاب کو کتنی نشستیں دی گئیں؟

جواب: پنجاب(175)۔

سوال12: کمیونل ایوارڈ کے تحت بنگال کو کتنی نشستیں دی گئیں؟

جواب: بنگال(250)۔

سوال13: کمیونل ایوارڈ کے تحت سندھ کو کتنی نشستیں دی گئیں؟

جواب: سندھ(60)۔

سوال14: کمیونل ایوارڈ کے تحت سرحد کو کتنی نشستیں دی گئیں؟

جواب: سرحد(50)۔

سوال15: گورنمنٹ ایکٹ1935ء کے بل کی دارالعوام نے کب منظوری دی؟

جواب: فروری1935ء۔

سوال16: گورنمنٹ ایکٹ1935ء کے بل کی دارلامراء نے کب منظوری دی؟

جواب: جولائی1935ء۔

سوال17: گورنمنٹ ایکٹ1935ء کے بل کو شاہ برطانیہ نے کب منظور کیا؟

جواب: اگست1935ء۔

سوال18: گورنمنٹ ایکٹ1935ء کے تحت وفاق میں گورنر کے کتنے صوبے تھے؟

جواب: گیارہ۔

سوال19: انڈیا ایکٹ1935ء کے تحت چیف کمشنر کے کتنے صوبے تھے؟

جواب: انڈیا ایکٹ1935ء کے تحت چیف کمشنر کے چھ صوبے تھے۔

سوال20: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ1935ء کے تحت شعبہ جات کو کتنی فہرستوں میں تقسیم کیا گیا؟

جواب: تین فہرستیں۔ وفاقی فہرست، صوبائی فہرست اور مشترکہ فہرست۔

......☆......

www.downloadclassnotes.com